REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیمت نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل ربوہ

روزنامہ — دو شنبہ، چہار شنبہ، جمعہ نمبر ۲۶
۲۱ محرم ۱۳۸۱ھ
فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابق) ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״

جلد ۵۰/۱۵ | ۵ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۵ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۵۳

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

### کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ جولائی بوقت ۱۰ بجے دن

کل قبل دوپہر سے رات تک حضور کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ شروع رات نیند میں بھی بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

# ”پاکستان میں مکمل جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے“

## ڈویژنل کونسل راولپنڈی کے اجلاس میں صدر محمد ایوب خان کا اعلان

راولپنڈی ۴ جولائی۔ صدر محمد ایوب خان نے کل اعلان کیا کہ پاکستان کا نظام بہر صورت جمہوری حکومت کے طور پر چلایا جائے گا۔ لہٰذا عوام کو چاہئے کہ وہ جمہوری ادارے قائم کریں۔ اور اپنے آپ میں جمہوری جذبہ پیدا کریں۔ صدر نے واضح کیا کہ پاکستان میں مکمل جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے — صدر ایوب صبح یہاں راولپنڈی ڈویژنل کونسل سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ملک میں جمہوری نظام قائم کرنے کے لئے ہمیں ایسے ضروری انتظامات کرنے چاہئیں جن سے عوام کا قریبی تعلق ہو۔ صدر نے کہا ملک کے تمام صحیح الفکر افراد کو چاہئے کہ ایسے ادارے قائم کریں جو ہمارے حسب حال ہوں۔ تاکہ وہ عوامی زندگی کا محور بن سکیں۔ ایسے ادارے قائم کرنا ہمارے ملک کی فوری ضرورت ہے تاکہ تعمیری مقاصد کے حصول کی خاطر کام کام کرنے کے لئے عوام میں بیداری اور شعور پیدا کیا جا سکے۔ صدر نے کہا کہ ملک کو نہ صرف اقتصادی میدان میں بلکہ روحانی اور اخلاقی میدانوں میں ترقی کی ضرورت ہے۔ اچھے ادارے وہ ہیں جو عوام میں ان کی ضرورتوں کا احساس بیدار کریں۔ صدر نے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے کہا کہ وہ بنیادی جمہوریتوں کے تجربے کے مقاصد اور فلسفہ پر غور کریں اور عوام کے یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں کہ ان اداروں کا مقصد انہیں حکومت کے قریب لانا ہے جو خود ان کی اپنی حکومت ہے۔ صدر سے سوال کیا گیا پاکستان مادی اور اخلاقی ترقی کی راہ میں غلطیوں کا ارتکاب کرے گا یا ان سے بچ جائے گا۔ صدر نے کہا دنیا مذہب سے زیادہ سے زیادہ بیگانگی اختیار کر کے مادی ترقی کی جانب بڑھ رہی ہے یہ صورت حال اس لئے پیدا ہوئی کہ مذہبی اہنما وقت کے تقاضوں کے مطابق معاشرے کی راہنمائی میں ناکام ثابت ہوئے۔ صدر نے کہا کہ ملک کے آئندہ جمہوری نظام کے ڈھانچے کی تیاری کرتے وقت معاشی، سماجی، مذہبی اور اخلاقی عوامل کو ملحوظ رکھا جائے۔

صدر نے کہا کہ میں سوچ رہا ہوں کہ عوام کو صدیوں کے بوجھ سے کس طرح نجات دلائی۔ یہ کام مختلف اصلاحات کے نفاذ سے ہی ہو سکے گا۔ انہوں نے اہل وطن سے کہا کہ وہ اپنی آئیڈیالوجی کے مطابق زندگی گزاریں۔ صدر نے کہا جب تک ہمارے نظریات کا کوئی واضح تعین نہیں ہوتا۔ ممکن ہے ہم مادی میدان میں ترقی کریں۔ لیکن ہم روحانی اور اخلاقی میدانوں میں ترقی نہیں کر سکیں گے۔

## چند برطانوی دستے عراق کی سرحد پر بھیج دیئے گئے

### برطانوی فوجیں صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں

بحرین ۴ جولائی۔ کویت میں برطانوی فوجوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے اور جو فوجیں پہلے ہی کویت پہنچ چکی ہیں۔ ان میں کچھ فوجیں عراق کی سرحد پر بھیجدی گئی ہیں۔ اور کچھ فوجیں کویت کے ہوائی اڈے کے نواحی علاقوں میں متعین ہیں۔ عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ برطانوی فوجیں کویت میں خاصی مضبوط ہیں۔ اور وہ ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آج برطانوی فوج کو قبرص سے مزید ایک بٹالین کی کمک پہنچ گئی۔ یہ چھاتہ دستوں کی ایک بٹالین تھی جو قبرص کے طیاروں کے ذریعہ بھیجی گئی۔ برطانوی کمانڈر انچیف ایر مارشل سر چارلس الزورتھ بحرین سے کویت پہنچے ہیں۔ وہ اپنا ہیڈ کوارٹر کویت میں قائم کرنے کے لئے صلاح و مشورہ کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ بحرین جانے کے بعد چند دن تک وہ واپس کویت آ جائیں گے دریں اثنا عراق کے بارے میں بھی یہ اطلاعات موصول ہوتی رہی ہیں کہ عراقی فوجیں کویت کی سرحد پر جمع کر دی گئی ہیں۔

## بھارت اور جرمنی سے چینی کی درآمد

ڈھاکہ ۴ جولائی۔ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کل صبح یہاں بتایا کہ ملک کے دونوں حصوں میں چینی کی موجودہ قلت کو دور کرنے کے لئے تقریباً ۵۰ ہزار ٹن چینی درآمد کی جائے گی۔ اس میں سے ۲۵ ہزار ٹن بھارت سے اور باقی ۲۵ ہزار ٹن جرمنی سے خریدی جائے گی۔ ایک اخبار نویس کے سوال کے جواب میں وزیر تجارت نے کہا کہ مغربی پاکستان میں خشک سالی کی وجہ سے گنے * کی پیداوار میں کمی کے باعث چینی کی قلت پیدا ہوئی۔ انہوں نے بڑے اعتماد سے کہا کہ ملک چینی کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائے گا۔ کیونکہ دونوں حصوں میں چینی تیار کرنے کے کارخانے قائم کئے گئے ہیں۔ وزیر تجارت نے بتایا کہ سالانہ چینی کی کھپت تقریباً ۳ لاکھ ٹن ہے۔

## درخواست دعا

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا کچھ عرصہ سے بخار اور پیچش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ گو اب وہ پہلے سے رو بصحت ہیں تاہم مکمل صحت نہیں ہوئی۔ اور بہت کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مزید خدمت اسلام کی توفیق دے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

## ترکیہ کے وزیر خارجہ مستعفی ہو گئے

انقرہ ۴ جولائی۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ مسٹر سلیم سارپر اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سلیم سارپر نے غیر ملکی سفارتخانوں میں بعض افراد کے تقرر پر اختلاف کے باعث کل رات جنرل گرسل کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ مسٹر سلیم سارپر کو ۱۹۶۰ء میں جنرل گرسل کے برسر اقتدار آنے کے بعد وزیر خارجہ مقرر کیا گیا تھا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت [illegible] سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۵ رجولائی ۱۹۶۱ء

# کیا یہ صریح مداخلت فی الدین نہیں؟

## حکومت سے ایک انتہائی نامعقول مطالبہ

ایڈیٹر ہفت روزہ ایشیا لاہور لکھتے ہیں:۔

۱۔ " اوقاف ربوہ کے متعلق ایک اور پہلو کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ یہ اوقاف ایک ایسی دعوت کی پیش رفت میں استعمال ہوتے ہیں جو عقیدۃً مسلمانوں کی تکفیر پر مبنی ہے اور ایک نئی نبوت پر ایمان لانے کا مطالبہ کرتی ہے وغیرہ وغیرہ ....
اگر اوقاف ربوہ بھی سرکاری تحویل میں لے لئے جائیں تو قادیانی دعوت کا یہ مضر پہلو ختم ہو جائے گا"
(ایشیا لاہور ۲۱ر جون ۶۱ء)

۲۔ " اگر اوقاف ربوہ کو حکومت اپنی (تحویل) میں لے لے تو اس سے دوسرے فوائد کے علاوہ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ان اوقاف سے اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ و تربیت کی بجائے اسلام کی تبلیغ و تربیت کا کام لیا جائے گا۔ اور وہ مسلمانوں میں فرقہ بندی کے لئے استعمال نہ ہونگے"
(ایشیا لاہور ۵ رجولائی ۶۱ء)

۳۔ ہفت روزہ المنبر لائلپور لکھتا ہے:۔
" اب یہ توقع رکھنا بے جا نہ ہوگا کہ ربوہ کے املاک کی آمدنی سے امت میں انتشار و اختلاف کی بجائے اتحاد و مواصلت کا کام لیا جائیگا"
(المنبر لائلپور ۲ رجون)

ان اقتباسات سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مخالفین احمدیت ربوہ کے املاک کا حکومت کی تحویل میں جانے کا کیا مطلب سمجھتے ہیں؟ ان کی اصل غرض جماعت احمدیہ کی کسی مزعومہ بدنظمی کو دور کرنا نہیں۔ بلکہ اصل غرض جماعت احمدیہ کو ان کے عقاید سے بالجبر روکنا ہے جو ہر لحاظ سے خالص مداخلت فی الدین ہے۔ جس کو کوئی حکومت پسند نہیں کر سکتی۔ چہ جائیکہ موجودہ انصاف پسند اور دانا حکومت جس نے اس قسم کے جبر کا قلع قمع کر کے رکھ دیا ہے اور عدل و انصاف کا معیار قائم کیا ہے ایسے نا واجب اقدام کا خیال کرے! ایشیا مؤرخہ ۵ رجولائی کے حوالہ کا تو صاف اور صرف یہ مطلب ہے کہ پیسے تو احمدیوں سے لئے جائیں اور تبلیغ ان کے مخالفین کے نقطۂ نظر سے کی جائے برایں عقل و دانش بباید گریست!

---

## چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" مورخہ ۳۰-۶-۶۱ میں ایک نظم پہلے صفحہ پر نہایت جلی حروف میں شائع ہوئی ہے یہ نظم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے ملاحظہ ہو وہ ثمین اردو "ندیم" صاحب نے نہ صرف اپنا تخلص آخری شعر میں ڈالنے کی تکلیف گوارا کی ہے بلکہ جگہ جگہ الفاظ بھی تبدیل کر دئے ہیں جو دونوں کے مقابلہ سے فوراً معلوم ہو سکتے ہیں۔ ہم یہاں ندیم صاحب نے جس طرح نظم بنائی ہے وہ بھی درج کر دیتے ہیں اور اصل نظم بھی درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ندیم صاحب

" اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ فنا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھکو سدا
رنج و غم یوں الم، فکر و بلا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر؟
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقش دوئی
سر جھکا لے مالک ارض و سما کے سامنے
چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے
راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے ندیم
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

### اصل نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

" اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے
راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

اگرچہ ندیم صاحب نے یہ اچھا نہیں کیا اور نہ مدیر اہل حدیث نے احتیاط سے کام لیا ہے تاہم یہ نادانستہ طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کی قبولیت کا اعتراف ہے جس کے لئے بجائے اعتراض کے ان دونوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

---

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

---

# ہفتہ وقف جدید ۳ر جولائی سے ۱۰ر جولائی ۶۱ء تک

(از مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مالی وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے ۳ر جولائی سے ۱۰ر جولائی تک وقف جدید کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

" میرے دل میں چونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو وہ میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

حضور کے ان الفاظ سے تحریک کی اہمیت پوری طرح واضح ہوتی ہے۔

جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقررہ تاریخوں میں وقف جدید کی کامیابی کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بار بار یہ فرمایا ہے کہ جب تک چندہ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک یہ سکیم پوری طرح نہیں چلائی جا سکتی۔ اور اتنی مقدار میں چندہ تبھی جمع ہو سکتا ہے جبکہ جماعت کا ہر فرد اس میں حصہ لے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے وہ اس میں حسب طاقت حصہ لیں۔

ہفتہ وقف جدید کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے امید ہے کہ تمام جماعتیں اسکے مطابق کوشش کر کے نتائج سے دفتر وقف جدید کو اطلاع دیں گی تاکہ ان کی حسن کارکردگی کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی تحریک کی جا سکے۔

### پروگرام ہفتہ "وقف جدید"

۱۔ ہر جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ایک اجلاس عام منعقد کر کے وقف جدید کی اہمیت اور اسکے موجودہ کام کو لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

۲۔ ہر مقام پر مستعد احباب میں حلقہ جات تقسیم کر لئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ حلقہ چھوٹے سے چھوٹا ہو جن احباب نے وقف جدید کا وعدہ کیا ہو ان سے وصولی کی کوشش کی جائے اور جنہوں نے تا حال وعدہ نہیں کیا ان سے وعدہ لینے کی کوشش کی جائے۔

۳۔ جن احباب کے ذمہ بقایا جات کی رقم واجب الادا ہے ان سے بقایا جات کی ادائیگی کی درخواست کی جائے۔

۴۔ جماعت کے متمول اور مخیر احباب سے درخواست کی جائے کہ وہ دل کھول کر چندہ دیں۔

۵۔ ان دنوں میں اسلام کی ترقی وقف جدید کی کامیابی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کیلئے خاص طور پر دعا کی جائے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب کو بہترین رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا کرے آمین جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت یاد رکھنی چاہیئے حضور فرماتے ہیں:۔

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد ◦ خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ◦ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا
کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است ◦ بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی شخص غریب نہیں ہو جاتا اگر حوصلہ اور ہمت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ خود مددگار بن جاتا ہے اے بھائی! تجھے تو مدد کرنے کا مفت میں ثواب دیا جا رہا ہے ورنہ یہ تو خدائی فیصلہ ہے جو ہر حالت میں پورا ہو کر رہے گا۔ اے خدا! تو اس شخص پر ہزار ہا ہر بانیاں کر جو دین کی مدد کرتا ہے اگر کبھی کوئی مصیبت اسے پڑے تو اس بلا کو دور فرما۔

(خاکسار مرزا طاہر احمد ناظم مالی وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

# خطبہ جمعہ

# تحریکِ وصیت ایمان کی آزمائش کا ایک خاص ذریعہ ہے

## جو احمدی وصیت کے قواعد کو پورا کریگا اور مالی قربانی پیش کریگا وہی جنتی کہلانے کا مستحق ہوگا

### فرمودہ ۱۴ مئی ۱۹۲۶ء بمقام قادیان

نوٹ:- حضور کا یہ خطبہ مئی ۲۶ء میں شائع ہوچکا ہوا ہے۔ مگر اسے اب دوبارہ اس لئے شائع کیا جارہا ہے۔ تا بعد میں بیعت کرنے والوں اور موصیوں اور غیر موصیوں پر وصیت کی غرض اور ضرورت و اہمیت اور بعض دیگر متعلقہ امور کا علم ہوجائے جن کا جاننا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

بعض امور بظاہر چھوٹے نظر آتے ہیں لیکن ان کے گرد پیش ایسے حالات جمع ہوجاتے ہیں کہ ان حالات کی وجہ سے وہ امور غیر معمولی اہمیت پکڑ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت میں ایسے امور کی مثالوں سے ایک اہم مثال

### حصۂ وصیت ہے

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ وہ تو سب باتوں کو جانتا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب رسالہ الوصیت شائع کیا تو آپ کے ذہن میں وہ مشکلات نہ تھیں۔ ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں وصیت عقلی طور پر بھی نجات کا ذریعہ ہے اگر وہ مشکلات نہ پیدا ہوتیں اور اس قسم کے حالات وصیت کے متعلق رونما نہ ہوتے تو خیال ہوسکتا تھا کہ وصیت کا جنت سے کیا تعلق ہے۔ مگر اس کے گرد و پیش ایسی مشکلات جمع ہوگئی ہیں۔ جو قرآن کریم کے بتلائے ہوئے قاعدہ کے ماتحت بتاتی ہیں کہ وہ اس امر کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ جو ہدایت کا باعث ہو۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا کہ

### جو چیز ہدایت دینے والی ہوتی ہے

اس کے ذریعہ سے بہتوں کو ٹھوکر بھی لگتی ہے چنانچہ قرآن کریم جب بہت بڑی ہدایت لیکر آیا تو اس وقت بڑی ضلالت بھی آئی۔ توریت میں قرآن کریم کی نسبت ہدایت کم تھی۔ اس وقت ٹھوکر بھی کم تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اور آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی نبوت کو منسوخ کردے۔ اس لئے آپ کے ذریعہ جہاں ہدایت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھل گیا ہے۔ وہاں اس ہدایت کا انکار کرنے والوں کے لئے کفر کا دروازہ بھی کھول دیا گیا ہے۔ اب موسوی شریعت کا انکار کفر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا زمانہ ختم ہوگیا۔ اور اس کا کمال بھی ختم ہوگیا۔

اب کوئی شخص موسوی شریعت پر چلکر روحانی کمال حاصل نہیں کرسکتا۔ اس کے مقابلہ میں اگر اسلام کے ذریعہ خدا کے قرب کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی کفر کا دروازہ بھی ہمیشہ کے لئے کھل گیا ہے۔

### پس ہر ہدایت کے ساتھ ضلالت

برابر چلتی ہے۔ اور یہ دونوں متوازی چلتی ہیں۔ کیونکہ جو چیز یھدی بہ کثیراً ہوگی۔ وہ ساتھ ہی یضل بہ کثیراً بھی ہوگی۔ اگر وصیت کا مسئلہ یضل بہ نہ ہوتا تو عقل تسلیم نہ کرتی کہ بھلائی کا باعث بھی بن سکتا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو چیز ہدایت کا باعث ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ضلالت کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت بدلا نہیں کرتی۔ اب دیکھو وصیت کس طرح ٹھوکر کا موجب ہوئی۔ پہلے تو دوسروں کو اس سے ٹھوکر لگی۔ انہوں نے کہا روپیہ کمانے کا ڈھونگ نکالا گیا ہے۔ ورنہ کسی زمین میں دفن ہوکر کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا ہے۔ یہ بھی وہی بات ہے۔ جو کئی مقامات پر بہشتی دروازہ بنا کر کہی جاتی ہے۔ کہ جو اس دروازہ میں سے گزر جائے۔ وہ بہشتی ہوگیا۔ اس طرح وصیت بہت سے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوئی کیونکہ انہوں نے اس کی حقیقت اور مغز کو نہ سمجھا۔

### وصیت کا ہرگز یہ منشا نہ تھا

کہ کوئی اس زمین میں دفن ہونے سے بہشتی ہوجائیگا اگر کسی کافر کو رات کے وقت لوگ اس میں دفن کر جائیں۔ یا کسی ہندو کو دفن کردیا جائے تو کیا وہ اس لئے جنتی ہوجائے گا۔ کہ اس جگہ دفن کردیا گیا۔ ہرگز نہیں۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشا تھا۔ اور نہ خدا تعالیٰ کا کہ خواہ کوئی کسی طرح اس زمین میں بیٹھ جائے جنتی ہوگا۔ بلکہ جو اصل منشا تھا وہ یہ تھا کہ وصیت کے قواعد کو پورا کرکے جو داخل ہوگا وہ جنتی ہوگا۔ گویا

### وصیت کے قواعد

کو پورا کرنا علامت ہوگی اس بات کی۔ کہ پورا کرنے والا بہشتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں مومن کی علامتیں بتائی گئی ہیں کہ نماز کا پابند ہو زکوٰۃ دے۔ حج کرے۔ خدا کی توحید پر ایمان لائے۔ رسولوں پر ایمان لائے تو جنتی ہوگا۔ مگر دوسری جگہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے جنتی ہیں۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ ان شرائط کے ساتھ جو ایمان لائیں وہ جنتی ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا کہ جو شخص ان شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو وصیت کے لئے پیش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے

### جنتیوں میں شمار

کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کا دل اس بات کا خواہاں ہوتا ہے۔ کہ اسے کس طرح پتہ لگے۔ کہ خدا کی رضا اسے حاصل ہوگئی۔ اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء معلوم کرنے کے ذرائع مختلف ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں تڑپ معلوم کرکے وصیت کے قواعد کے ذریعہ بتایا کہ اگر تم میں ایسا اخلاص ایسا ایمان اور تعلق باللہ ہو تو سمجھ لو کہ تم جنتی ہوگئے۔ اس سے کم ہو تو بات مشتبہ ہے۔

### خدا ہی جانتا ہے

کہ تمہارا انجام کیا ہوگا۔

تو یہ ایک ذریعہ ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ کون جنتی ہے۔ جیسے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کی معرفت فرمایا تھا کہ جنت ان کو ملے گی جو

### خدا کی راہ میں

جان اور مال دیں گے۔ چونکہ اس وقت جہاد کی ضرورت تھی۔ اس لئے جان کی بھی شرط تھی۔ اور اس وقت یہی بہشتی مقبرہ تھا اور اس کی علامت یہ تھی کہ

### جان اور مال

دیا ہے۔ مگر اب ایسا زمانہ ہے۔ کہ پہلے زمانے کی طرح جانیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اخلاق اور اعمال اور اموال کی قربانی کی ضرورت ہے۔ شاید کوئی کہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بہشتی مقبرہ کیوں نہ بنایا گیا۔ تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں حالات ایسے تھے کہ

### تاریخی طور پر

بہشتی لوگوں کی قبروں کو محفوظ رکھنا مشکل تھا اس وقت ریل نہ تھی کہ دور دراز سے لاشیں لائی جاسکتیں۔ لوگوں میں اتنی جہالت تھی کہ قبروں کو اکھیڑ کر پھینک دینا معمولی بات سمجھتے تھے۔ اس وجہ سے قبریں قائم نہ رہ سکتی تھیں۔ اگر اس زمانہ میں بھی اسی طرح کی سہولتیں ہوتیں جیسی اب ہیں تو ان کے لئے بھی

### الگ مقبرہ

تجویز کیا جاتا۔ مگر اس وقت لاشوں کا پہنچانا بہت مشکل تھا۔ اور اب تو ممکن ہے کہ دنیا کے دوسرے سرے سے بھی لاش آجائے ہوائی جہاز کے ذریعہ امریکہ سے دو چار دن میں لاش یہاں پہونچ سکتی ہے۔ اور قبروں کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔ اس لئے ظاہری علامت کے طور پر مقبرہ بہشتی بھی مقرر کردیا ہے۔ ورنہ مقبرہ بہشتی تو پہلے سے ہی اسلام میں موجود ہے رکھی

## حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے

کہ جنت البقیع میں دفن ہونے والوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جنتی ہیں۔ چنانچہ بعض نادانوں نے جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تو جو ان کے متعلق خیال کرتے تھے کہ کافر ہو گئے انہوں نے کہا ہم اس جگہ دفن نہ ہونے دیں گے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ جو اس جگہ دفن ہوگا وہ جنتی ہوگا اس وجہ سے وہ جنت کے ٹھیکیدار بننے لگے ہیم دفن نہ ہونے دیں گے۔ انہوں نے یہ اسی لئے کیا کہ اس زمین کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس زمین میں دفن ہونے والا جنتی ہوگا۔ میں اس کا نام وعدہ نہیں رکھتا۔ نہ اس کا اور نہ اس کا جو حضرت مسیح موعودؑ نے مقبرہ کے متعلق فرمائی بلکہ یہ خبر ہے اور وعدہ اور خبر میں فرق ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ علامتیں بتائی گئی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اس کو پہچان لو کہ جنتی ہوگا۔

پس پہلے تو وصیت سے دوسروں کو ٹھوکر لگی اور یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا اس طرح پورا ہوا اور یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا بھی ضرور پورا ہوگا

## دوسری ٹھوکر کمزور ایمان والوں کو لگی

انہوں نے یہی خیال کر لیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال سے کمزور ایمان والے مسلمانوں نے سمجھ لیا تھا۔ کہ جو بقیع میں داخل ہو جائے وہ جنتی ہوگا۔ اس لئے انہوں نے خیال کر لیا کہ جو بہشتی مقبرہ میں داخل ہو جائے خواہ کسی طرح داخل ہو وہ جنتی ہوگا۔ یہ خیال کر کے انہوں نے دھوکہ سے اس میں داخل ہونا چاہا۔ مثلاً اس طرح کہ کہہ دیا کہ ہمارے مرنے کے بعد اتنی جائیداد لے لینا حالانکہ اتنی جائیداد ہی نہ تھی۔ اس طرح انہوں نے گویا رجسٹر مقبرہ بہشتی میں اپنا نام لکھانا کافی سمجھا۔ جنتی بننے کے لئے اگر یہی بات ہو کہ جس طرح بھی کوئی اس زمین میں دفن ہو جائے وہ جنتی بن جائے گا تو پہلے سارا روپیہ اسی پر خرچ کرنا پڑے کہ مقبرہ کے اردگرد پہرے دار مقرر کئے جائیں جو بندوقیں لے کر کھڑے رہیں تاکہ اس میں کوئی زبردستی دفن نہ کر جائے۔

ادھر جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف داخل ہو جانے سے ہی جنت مل سکتی ہے وہ رات کو لاش لا کر دفن کر جائیں۔ اس طرح مقبرہ تمسخر اور کھیل بن جاتا ہے۔ پس بعض نے اس طرح ٹھوکر کھائی کہ خیال کر لیا کہ اس زمین میں دفن ہونے سے انسان جنتی بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے لگے دھوکے کرنے۔ اور بعض نے اس کی غرض اور منشاء کو نہ سمجھ کر دھوکہ کھایا۔

شائد کوئی کہے ادھر جنتی بننے کی خواہش اور ادھر دھوکہ کرنا یہ دونوں متضاد باتیں کس طرح پائی جا سکتی ہیں مگر

## یاد رکھنا چاہیئے

کہ جو لوگ ایمان کو ٹونے ٹوٹکے کے طور پر سمجھتے ہیں اور جن کے عقیدہ کی بنیاد عقل پر نہیں ہوتی وہ اسی قسم کی متضاد باتیں جمع کر لیتے ہیں ہم اس کا نام ظاہر پر محمول کر کے دھوکہ رکھتے ہیں مگر ایسے لوگ حقیقت میں سمجھتے ہیں کہ ایسا ہی ہو سکتا ہے اس لئے وہ اپنے نزدیک دھوکہ نہیں کر رہے ہوتے۔ تمام مسلمانوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ سنایا کرتے تھے کہ بعض لوگ قرآن کریم کی چوری کو چوری نہیں سمجھتے اور ان کا خیال ہے کہ خدا کا کلام چرا لینا گناہ نہیں۔ ایک دفعہ ایک دوست کے سپرد کچھ روپے تھے اس نے ذاتی مصارف میں اسی خیال سے خرچ کر لئے کہ جب میرے پاس ہوں گے دے دوں گا۔ میرا اس شخص سے بہت تعلق تھا مگر انجمن میں

## میں نے یہی سوال اٹھایا

کہ اس طرح ان کو خرچ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اس دوست نے بھی اقرار کیا کہ غلطی ہو گئی میں جلد روپیہ ادا کر دوں گا۔ مگر ایک اور دوست کھڑے ہو گئے جنہوں نے یہ بحث شروع کر دی کہ یہ غلطی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ روپیہ خدا کے لئے جمع کیا جاتا ہے اور یہ بھی خدا کی مخلوق ہیں ان کو ضرورت تھی انہوں نے خرچ کر لیا تو خرچ کیا ہو گیا۔ اور اس میں غلطی کیا ہوئی۔ تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ واضح بات ہے کہ خدا کے لئے ہی روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور سب خدا کے بندے ہیں۔ مگر جب اپنی ذات کے متعلق فیصلہ کرنا ہو تو غلطی کر جاتے ہیں۔ اس کے لئے فیصلہ کرنے والے اور ہونے چاہئیں تو

## بسا اوقات انسان سمجھتا ہے

کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں دیانت داری کے ماتحت ہے مگر وہ بے وقوفی اور نادانی ہوتی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ جنہوں نے کسی طرح مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کی کوشش کی وہ دھوکہ باز تھے۔ بہت سے ان میں ایسے تھے کہ جنہوں نے صرف یہ خیال کیا کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جانا کافی ہے۔ پھر کیوں نہ ہم دنیا میں بھی مال سے فائدہ اٹھائیں بلکہ میں تو کہوں گا کہ ایک رنگ میں ان کا ایمان بڑھا ہوا تھا کہ انہوں نے سمجھا کہ اگر ہم دھوکہ کر کے بھی مقبرہ میں داخل ہو جائیں گے تو بھی خدا تعالیٰ ہمیں اس میں داخل ہو جانے کی وجہ سے جنتی قرار دے دے گا۔ بے شک ایسے لوگ غلطی پر تھے اور ان کا خیال درست نہ تھا۔ ان کو ضلالت پہنچی اور انہوں نے وصیت کا غلط مفہوم لیا اور دھوکہ میں پڑ گئے۔ مگر وصیت سے

## سب سے بڑا فتنہ

ایک اور پیدا ہوا جو خیال میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ اور وہ خلافت کے متعلق فتنہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خیال بھی نہ ہوگا جب آپ نے وصیت لکھی کہ ایسی جماعت بھی پیدا ہوگی جو اس کے ماتحت کہے گی کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر اس طرح بھی وصیت ٹھوکر کا باعث ہوئی اور ایسا فتنہ پیدا ہوا جس نے جماعت کو تہ و بالا کر دیا۔ اور ایک وقت تو ایسا آیا کہ سوائے معدودے چند لوگوں کے سب اس طرف ہو گئے کہ خلیفہ کو منتخب کرنا غلط ہے مگر حضرت خلیفہ اوّلؓ کی تقریر نے بتا دیا کہ یہ خیال غلط تھا اور خلیفہ کا انتخاب بالکل درست تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت پر روحانیت اور برکات کے نزول کا خاص وقت تھا اور یہ ممکن ہی نہیں کہ مامور کے فوت ہونے کے معاً بعد جماعت گمراہی اور ضلالت پر جمع ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کو اٹھا لیا اور جماعت سب سے زیادہ رحم کی مستحق ہو گئی۔ اس وقت خدا تعالیٰ جماعت کو گمراہ ہونے دے۔ پس درحقیقت

## سچا فیصلہ وہی تھا

جو جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے متعلق کیا۔ لیکن پھر بھی کچھ ایسے لوگ تھے جن کا خیال ہے کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ایک ٹکڑا پراگندہ ہو کر جماعت سے باہر چلا گیا۔ پراگندہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ ان میں کوئی اتحاد نہیں۔ مگر ان میں ایسے لوگ شامل تھے کہ جو کسی وقت جماعت میں اہمیت رکھتے تھے تو ان کے لئے وصیت ٹھوکر کا موجب ہوئی اور یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا ان کے متعلق بھی ظاہر ہوا۔ میں سمجھتا ہوں وصیت کے مسائل بھی ایسے پیچیدہ ہیں کہ آئندہ بھی ٹھوکر کا موجب ہو سکتے ہیں مگر یہ

"سرِ دوستان یاد دلبندن"

کے مطابق ان کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ اس وقت میں صرف ایک مسئلہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں اور یہ وہ مسئلہ ہے جس کا اس سال (سنہ ۲۶ء) کی مجلس شاورت میں بھی ذکر ہوا تھا کہ

## کس قدر آمد پر کوئی شخص وصیت کرے

اور کس قدر آمد پر جائیداد پر وصیت ہو یا نہ ہو۔ میں نے جہاں تک وصیت کو پڑھا ہے کبھی ایک منٹ کے لئے بھی مجھے یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس سے منشاء یہ تھا کہ جو اس زمین میں دفن ہو جائے وہ جنتی ہوگا۔ یہ بات تو ایسی ہے کہ خدا تعالیٰ تو الگ رہا حضرت مسیح موعود کی طرف بھی منسوب نہیں کی جا سکتی۔ یہ وہ تعلیم ہے کہ شروع سے لے کر آخیر تک قرآن کریم دھتکار رہا ہے۔ میں تو یہ سمجھ نہیں سکتا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ، رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھنے سے تو جنتی نہ ہو سکے۔ لیکن اس زمین میں دفن ہونے سے جنتی ہو جائے اس طرح تو نعوذ باللہ اس زمین کا خدا تعالیٰ سے بھی بڑا درجہ ہوا کہ اس زمین سے تعلق رکھنے والا جنتی بن سکتا ہے مگر خدا تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھ کر کوئی شخص جنتی نہیں بن سکتا۔ تو پھر اس زمین میں کونسی طاقت ہو سکتی ہے کہ جو اس زمین میں دفن ہو جائے وہ سیدھا جنت میں چلا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بات قرآن کریم کی تعلیم حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور خود وصیت کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جو منشاء وصیت کا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ادنیٰ قربانی پیش کی جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ جو شخص اس قدر قربانی کرتا ہے اس کے نفس میں اصلاح ہے جو اتنی قربانی کر دے اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ جنتی ہے

پس اگر وصیت سے اس قسم کی قربانی مراد ہے تو وصیت کو اس کے ماتحت لانا ہو گا۔ اور جس بات میں قربانی نہ پائی جاتی ہو گی وہ وصیت کے خلاف ہو گی۔ میں اسوقت تفصیلات کے متعلق بولنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ جس بات کے بتانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ کسی دوست نے بتایا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ چونکہ آجکل روپیہ کی سخت ضرورت ہے اس لئے وصیت کے نئے نئے معنے کئے جاتے ہیں اور غرض یہ ہے کہ زیادہ روپیہ وصول ہو۔ گو یہ نہایت نامعقول اعتراض ہے مگر میں اس پر برا نہیں مناتا۔ کیونکہ میں کسی سے اپنے لئے روپیہ نہیں مانگتا بلکہ

## خدا کے دین کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے

اور اسی کے لئے میں مانگتا ہوں۔ اگر اس جائیداد سے خلیفہ کی ذاتی جائیداد بنتی اور اس کے رشتہ داروں کو ورثہ میں ملتی تو اعتراض ہو سکتا تھا کہ میں اپنے لئے روپیہ جمع کرنے کیلئے ایسا کر رہا ہوں لیکن اگر یہ مال دین کی خدمت کیلئے خرچ ہوتا ہے اور مجھکو ذاتی طور پر اس سے کوئی نفع نہیں پہنچتا تو پھر اگر میں وصیت کے ایسے معنے کرتا ہوں۔ جن کی رو سے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے زیادہ روپیہ جمع ہو سکتا ہے تو یہ میرے لئے کونسی شرم کی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی وصیت کی غرض یہی بیان فرمائی ہے کہ روپیہ آئے جو دین کی اشاعت کے لئے خرچ کیا جائے تو پھر ہم نے اگر ایسے معنے کئے کہ زیادہ روپیہ آئے تو

## یہ کوئی حرج کی بات نہیں

کسی بات سے انسان کی دو غرضیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو مذموم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ ایسے عقائد گھڑنا چاہتا ہے۔ جن کی وجہ سے دوسروں کو شکنجہ میں کس سکے۔ اور دوسرے ذاتی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وصیت کے معاملہ میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔ پھر مجھے اس اعتراض پر کیا رنج ہو سکتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر اس رنگ میں ہر بات کو بدلا جائے۔ تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جو لوگ وصیت کے یہ معنی کرتے ہیں کہ خواہ کوئی کتنی ہی قلیل رقم ادا کرے اس کی وصیت ہو جاتی ہے۔ ان کا یہ مقصد ہے کہ وہ بغیر کچھ دئے مقبرہ میں داخل ہو جائیں اگر ان کا حق ہے کہ یہ کہیں وصیت کو مال کی قربانی اس لئے قرار دیا جاتا ہے کہ اس سے زیادہ روپیہ وصول ہو تو دوسروں کا بھی حق ہے کہ وہ کہیں کہ ان کا یہ مطلب ہے کہ بغیر کچھ دئے داخل ہو جائیں۔ . .

. . . . . . . . . . . .

جس شخص نے یہ کہا ہے کہ

## وصیت کے نئے معنے

اس لئے کئے جاتے ہیں کہ روپیہ آئے اگرچہ اس کا خیال نہایت بیہودہ ہے مگر مجھے اس پر غصہ نہیں کیونکہ میں یہی چاہتا ہوں کہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ آئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالےٰ کی محبت کے بعد میں محمد صلعم کے عشق میں مخمور ہوں اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ اسی طرح میں کہتا ہوں اگر وصیت کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کی خاطر مال جمع کرنے سے مجھ پر لالچ کا الزام آتا ہے تو بخدا میں اس سے بھی بڑا لالچی ہوں۔ جس قدر مجھے کوئی کہہ سکتا ہے اگر وصیت کے الفاظ مجھے اجازت دیتے تو میں کہتا کہ $\frac{1}{10}$ سے کم کی وصیت نہیں ہو سکتی۔ لیکن افسوس الفاظ اس لالچ کی اجازت نہیں دیتے۔ پس مجھے تو خدا کے دین کے لئے روپیہ جمع کرنے کی اس سے زیادہ حرص اور لالچ ہے جس قدر کوئی کہہ سکتا ہے۔ اگر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے خلاف کا خیال نہ ہوتا اور پھر مختلف طبائع کا خیال نہ ہوتا۔ تو میں اس وقت کی ضروریات کے مطابق یہی فیصلہ کرتا کہ $\frac{1}{3}$ کی وصیت کی جائے۔ اب میں ایسا تو نہیں کہہ سکتا لیکن

## میرا عقیدہ یہی ہے

کہ یہ بھی جائز ہے۔ جب احمدیت ترقی کرے گی ہماری جماعت کے لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں گی . . . . . . . تو اس وقت $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کافی نہ ہو گی۔ اس وقت سلسلہ کی باگ جس کے ہاتھ میں ہو گی وہ اگر وصیت کے لئے $\frac{1}{3}$ ضروری قرار دے دے تو یہ جائز ہو گا مگر ابھی وہی زمانہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے وقت میں تھا۔ اس لئے ابھی یہ حکم نہیں دیا جا سکتا۔ گو دل یہی چاہتا ہے کہ زیادہ روپیہ آئے اور $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت کی جائے۔ مگر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جب . . . . . آمدنی زیادہ ہو گی۔ مال و اموال کی کثرت ہو گی اور $\frac{1}{10}$ حصہ داخل کرنا کوئی بات ہی نہ ہو گی۔ مگر اب تھوڑی جماعت ہے۔ جس نے بہت بوجھ اٹھانا ہے اور جماعت کو مختلف قسم کی تکلیفوں کا سامنا ہے . . . . . . لیکن جب اس قسم کی تکلیفیں نہ ہونگی ایسے زمانہ میں اگر وصیت کے چندہ کو انتہائی حد تک بڑھا

دیا جائے تو یہ بھی جائز ہو گا۔ کیونکہ اصل غرض اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

## مالی قربانی کا موقع

دینا ہے اور مال زیادہ ہو تو زیادہ دینے سے ہی قربانی ہو سکتی ہے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرماتے کہ جو شخص وصیت کے بغیر مرے وہ دوزخی ہے تو میں کہتا وصیت کو وسیع کرو لیکن جب آپ نے یہ نہیں لکھا اور وصیت کے بغیر بھی لوگ جنت میں جا سکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ وصیت اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے ہے اور اگر کسی وقت $\frac{1}{10}$ حصہ کی قربانی اعلیٰ نمونہ کے لئے کافی نہ ہو تو اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ میں اس کو جائز سمجھتا ہوں آگے اس وقت کے فقہا کیا فقاہت کرینگے یہ ان کی بات ہے۔

گو اس اعتراض پر مجھے خوشی ہوئی اگر یہ کسی نے کہا ہے۔ لیکن چونکہ میں نے خود یہ معترض سے نہیں سنا۔ اسلئے بالکل قرین قیاس ہے کہ جس دوست نے مجھے یہ سنایا ہے ان کو سمجھنے میں غلطی لگی ہو۔ لیکن اگر یہ صحیح ہے تو میں اعتراض کرنے والے کو

## نصیحت کرتا ہوں

کہ بہت الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے منہ سے نکل جانے کے بعد انسان کو پچھتانا پڑتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کسی نے کہا تھا آپ نے انصاف کے ماتحت مال کی تقسیم نہیں کی آپ نے فرمایا اگر میں نے انصاف نہیں کیا تو اور کون کر سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ ہوں گے جو دین کو برباد کرنے والے ہوں گے۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ کیسا خطرناک انجام ہوا۔ جو کچھ معترض نے کہا ہے اس کا یہی مفہوم ہو سکتا ہے کہ ہم دین کے لئے زیادہ مانگتے ہیں۔ مگر یہ کونسی بری بات ہے۔ جو جائز تدبیر ہو وہ تو ثواب کا موجب ہے۔ مگر ایسی باتیں اپنے نتائج کے لحاظ سے قابل اعتراض ہوتی ہیں گو اپنے الفاظ کے لحاظ سے نہ ہوں دیکھو

## قرآن کریم میں آتا ہے

خدا تعالےٰ مسلمانوں کو فرماتا ہے تم رسول کو راعنا نہ کہو گو تمہاری نیت اس لفظ سے یہ نہیں ہے کہ تم رسول کی ہتک کرو۔ مگر یہ لفظ ہتک کرنے والا ہے۔ اگر تم اس لفظ کو استعمال کرو گے تو تم سے انعام چھین لئے جائینگے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کو انبیاء کے متعلق کس قدر غیرت ہوتی ہے اور جس طرح اللہ تعالےٰ کو اپنے انبیاء کی غیرت ہوتی ہے گو ان کی ذاتی خوبیاں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ اور خلفاء میں ان کے مقابل پر کمزوریاں ہوتی ہیں۔ ان میں انبیاء کی طرح معصومیت نہیں ہوتی مگر جس مقام پر ان کو کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس کی غیرت کی وجہ سے ان پر اعتراض کرنے والے بھی ٹھوکر سے نہیں بچ سکتے۔ تم میں سے اگر کسی کو

## اپنے ایمان کی فکر

نہ ہو تو نہ ہو مگر مجھے ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت جیسی سلامت ایمان والی مجھے ملی تھی اس سے بڑھ کر چھوڑ کر جاؤں۔ پس ایسے الفاظ اپنے منہ سے نہ نکالو جو خدا تعالےٰ کی غیرت کو بھڑکانے والے ہوں اور ایسی باتیں مت کرو۔ جن کا تمہیں صحیح علم نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "هَلْ شَقَقْتَ قَلْبَهُ" کیا تم نے اس کا سینہ پھاڑ کر دیکھ لیا تھا۔ میں کہتا ہوں ایک منافق کو جو حق اسلام دیتا ہے وہ خلیفہ کو بھی ضرور ملنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایسا منافق جو تلوار سے جنگ کر رہا ہو وہ بھی اگر کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کی بات کو قبول کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا دل چیر کر کسی نے نہیں دیکھ لیا۔ جب یہ ادنےٰ ترین حق ہے جو اسلام منافق کو بھی دیتا ہے تو میں یہ نہیں سمجھتا کہ خلیفہ ہونے پر یہ حق کیونکر اس سے چھینا جا سکتا ہے۔ پس ایسی باتیں نہ کرو جن کا علم نہ ہو۔ پھر میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ

## وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے

وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا۔ اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اعلم ہوں اس معاملہ کے متعلق۔ اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ابھی میں اصل مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ مجھے اس بارہ میں دوستوں سے مشورہ کرنا ہے مگر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کے لوگوں میں

## قربانی اور ایثار

کے جذبات پیدا کرے اور ہم اس کے قرب کو حاصل کر سکیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

---

## ہفتہ وقفِ جدید اور حضور کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ چندہ وقفِ جدید کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں کہ کوئی فردِ جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصّہ نہ لے"

(ناظم مال وقف جدید - ربوہ)

## خدام کوشش کریں کہ دفتر دوم کی ساری رقم وصول ہو جائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالےٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں ......... وہ اس بات کو اپنے ذمہ لیں کہ انہوں نے ہر ممکن طریقہ سے اس اگلے دور کو کامیاب بنانا ہے اور اس کے لئے انہیں کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ ضرور کریں گے"

نوجوانانِ جماعت غور کریں کہ کیا ان کی جماعت نے تحریک جدید کا پورا وعدہ ادا کر دیا ہے! اپنی مساعی کے نتیجہ سے مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## کامیاب طلبا اور طالبات کی خدمت میں مبارک باد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بے نظیر کارناموں میں سے ایک کارنامہ بیرون ممالک میں مساجد تعمیر کروانا ہے اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو جنت میں مکان ملنے کی بشارت دی گئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ممالک بیرون کی تعمیر مساجد کے لئے جو لائحہ عمل ۱۹۵۲ء کی مجلس مشاورت میں بیان فرمایا تھا اس میں کامیاب ہونے کی خوشی کی تقریب پر حسب ذیل ارشاد فرمایا:-

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

اب جبکہ مختلف امتحانوں کے نتائج نکل رہے ہیں۔ وکالت مال کامیاب ہونے والے تمام طلباء اور طالبات کو ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں ان کی اس کامیابی کو مزید روحانی و جسمانی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور انہیں سلسلہ احمدیہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اور ان کے خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## کامیابی کا گُر

سورۃ اللیل کی تفسیر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"...... یہاں اعطیٰ میں اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کیا دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ ساری چیزیں جو اس کو حاصل ہوں لوگوں کے لئے خرچ کرتا ہے ......" (تفسیر کبیر)

اس مضمون کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں منظوم فرماتے ہیں:-

"خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار"

پس تحریک جدید اور اس کے مجاہدوں کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ وہ کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اگر ہر احمدی اس کیفیت کو اپنا لے تو کیا وعدہ تحریک جدید کی یاد دہانی کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)



## درخواست دعا

ہمشیرہ حاجرہ بی بی صاحبہ بخار حدّت دن ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ اور بہت زیادہ کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمشیرہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد سلیمان دو رحمہ ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۶۱۱۳** میں شاہدہ مسلمہ زوجہ مجید احمد صاحب طاہر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۱۳ مارٹن روڈ کوارٹرس نیو ٹاؤن کراچی ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۰۰۰/- روپے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

۱۔ گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۳ تولہ ۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ ۔ ۳۔ جھومر طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ۔ ۴۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۱ تولہ۔ جملہ وزن چھ تولہ ۱۰ ماشہ

قیمت ۹۴۸/- روپے

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ شاہدہ مسلمہ بقلم خود

گواہ شد۔ مجید احمد طاہر خاوند موصیہ ۲۲/۴/۶۱

گواہ شد۔ شیخ رفیع احمد ترکی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

**نمبر ۱۶۱۱۴** میں عبدالرشید طارق ولد عبدالحکیم صاحب قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر ۲۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپیہ بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ مکان نمبر ۱۰ گلی ۱۲ گنج مغلپورہ

العبد عبدالرشید طارق ولد میاں عبدالحکیم صاحب

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ۲۴/۴/۶۱

گواہ شد: ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷ مکان ۱۰ گلی ۱۲ گنج مغلپورہ ۲۶-۳-۶۱

**نمبر ۱۶۱۱۵** میں شیخ عبدالمجید ولد شیخ عبدالرب صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیرانوالہ گیٹ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۲۰۲/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد: شیخ عبدالمجید ولد شیخ عبدالرب صاحب اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ رائل رولر فلور ملز بیرون کشمیری دروازہ لاہور بتاریخ ۱/۵/۶۱

گواہ شد: سید نذیر احمد انسپکٹر بیت المال ولد سید سعید محمد حلقہ لاہور مسجد احمدیہ دہلی گیٹ

گواہ شد: سید ولایت شاہ ابن سید رمضان شاہ صاحب مرحوم۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ

## ضروری اعلان

بل ماہ جون ۱۹۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ برائے مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ جولائی ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں (مینیجر الفضل)



## چینی کی سالانہ پیداوار پانچ لاکھ ٹن کرنے کا پروگرام

لاہور ۳ جولائی۔ حکومت پاکستان دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے دوران میں ملک میں چینی کی پیداوار کی آخری حد تین لاکھ ٹن سالانہ سے بڑھا کر پانچ لاکھ ٹن کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔ یہ اقدام شوگر کمیشن کی سفارشات کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ شوگر کمیشن نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ تین لاکھ ٹن کی آخری حد سے بسرعت بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا نہیں کیا جا سکتا دریں اثناء حکومت ہر شوگر مل کے لئے سپلائی کا علاقہ مقرر کرنے اور چینی کی قیمتوں اور گڑ و کھانڈ ساری قیمتوں میں ایک نسبت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ اقدام ۶۲-۱۹۶۱ء میں شوگر ملوں کو کافی مقدار میں گنا سپلائی کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ ایک سرکاری جائزہ کے مطابق سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی چینی کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس کمی کا باعث یہ ہے کہ گڑ اور کھانڈساری چینی تیار کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ گنا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ گنے کی پیداوار کا چالیس فیصد اس علاقے کی شوگر مل کو دیا جائے۔ چینی کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت ملک کے دونوں حصوں میں تین تین نئے کارخانے قائم کرے گی۔ مغربی پاکستان میں دو نئے کارخانوں کے قیام کے لئے اجازت دی جا چکی ہے۔ ان میں سے ایک کارخانہ حیدرآباد میں اور دوسرا بہاولپور ڈویژن میں قائم کیا جائیگا۔

## ایک مبارک تحریک

ماہنامہ "انصار اللہ" ایک بلند پایہ تربیتی اور دینی رسالہ ہے۔ جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی سرپرستی و نگرانی میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے بیش بہا مضامین نفس کی تربیت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت پسند کئے جاتے ہیں۔

یہ رسالہ اصل لاگت سے کم قیمت پر دیا جا رہا ہے۔ جس سے غرض یہ ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کے خریدار بنیں اور اس سے مستفید ہوں۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس کی اشاعت کے نیک کام میں حصہ لیتے ہوئے اپنی پہلی فرصت میں (انصار و خدام) دوستوں میں سے کم از کم دو دو احباب کو ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار بنائیں۔ تاکہ ان کی طرح ان کے دوست بھی اس سے بہرہ ور ہو سکیں۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ ہے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی ڈویژن

## ٹینڈر نوٹس

لیبر اور میٹریل بشمول مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۱۵ر جولائی ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جو نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۴ء) کے مطابق ہوں۔

| کام | لاگت کا تخمینہ | زر بیعانہ | میعاد کی تکمیل |
|---|---|---|---|
| ۱۔ کالا باغ ڈویژن میں | | | |
| ۱۹۶۱-۶۲ء کے دوران زون ورکس | | | |
| (ا) بنڈیال (ماسوا) تا کنڈیاں (بشمول) تا | | | |
| ماڑی انڈس (ماسوا) | ۹۰،۰۰۰/- روپے فی زون | ۲،۰۰۰/- روپے فی زون | ۳۰ر جون ۶۲ء |
| ۲۔ کوہاٹ سب ڈویژن | | | |
| (ا) بسال (ماسوا) تا داؤد خیل (ماسوا) | | | |
| (ب) جنڈ (〃) تا کوہاٹ (بشمول) | | | |
| (ج) کوہاٹ (〃) تا ٹھل (〃) | | | |

(۲) ٹینڈر جو مخصوص فارم پر ہونے چاہئیں۔ اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسرِعام کھولے جائیں گے۔

(۳) ایسے تمام ٹھیکیدار جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کروا لیں۔

(۴) ٹینڈر کی دستاویزات جو ٹینڈر فارم، ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ ا اور ب) ہدایات برائے ٹینڈر اور سپیسیفکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں جبکہ کی خصوصی قواعد پر ٹینڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے جس کا مطلب یہ ہو گا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

(۵) زر بیعانہ ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہو جانا چاہئے بغیر اس کے کسی ٹینڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۶) ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹینڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹینڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

(۷) شیڈول آف ریٹس کے ہر باب کے سامنے علیحدہ علیحدہ نرخ تحریر کیا جائے۔

(۸) (۱) اینٹوں کے ساتھ معماری کے کام اور (ب) اینٹوں کے ماسوا معماری کے لئے متبادل نرخ تحریر کیا جائے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)



### وصولی چندہ وقف جدید سال چہارم :-

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ارسال فرما دیا ہے جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

میاں عطاء اللہ صاحب چک ۱۶۳ ملتان — ۶/-

چوہدری اللہ یار صاحب نمبردار 〃 — ۶/-

## ولادت

۶۱/۶/۲۷ کو شیخ جمیل احمد صاحب رشید آف جمیل جی برادرز ملتان چھاؤنی کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ بچی بیگم مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کی پوتی اور شیخ محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز ۲۳۔ر گلبرگ لاہور کی نواسی ہے۔ تمام بہن بھائی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس بچی کو عمر اور صحت کے ساتھ دین اور ملک اور خاندان کے لئے بابرکت کرے اور نیک وجود بنائے (آمین)